یہ تمام عیوب، ہنر، اور نقائص، کمال ہیں۔

ممکن ہے اس کثرت اشاعت میں اس کی قیمت کی کمی، بلکہ مفت ہونے کو بھی دخل ہو، لیکن مسلمانوں کی حالت آج علمی و دینی اخلاقی و مالی حیثیت سے جس درجہ گری ہوئی ہے، اس کے پیش نظر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ ان کیلئے کسی کتاب یا اخبار و رسالہ کا خریدنا یا پڑھنا (خصوصاً جبکہ وہ مذہبی ہوں) خواہ کتنے ہی ارزاں یا مفت ہوں۔ سخت بار بلکہ بیحد دشوار ہے بیکاری و بے روزگاری مفلسی اور محتاجی کے شکار عموماً مسلمان ہی ہیں۔ قسمت سے اگر کسی کو دو چار پیسوں کی آمدنی ہے بھی تو وہ یا تو اپنی جہالت سے شادی اور ختنہ، عقیقہ اور بسم اللہ کی فضولی ٹیم ٹام، تعزیہ اور تیجہ، میلاد اور فاتحہ وغیرہ وغیرہ کی ناجائز اور بے ثبوت رسموں کو پیٹ پالنے والے ملاؤں کے بہکانے سے مذہبی چیزیں سمجھکر انھیں میں اپنی دولت ضائع کرتا رہتا ہے۔ یا اپنی اخلاقی پستی اور دنائت کے باعث عیاشیوں اور بدکرداریوں، سنیماؤں اور تھیٹروں کی نذر کرتا رہتا ہے۔ اُسے کسی دینی مشن اور مذہبی لٹریچر سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر کبھی کسی کتاب یا اخبار و رسالہ کا شوق ہوا بھی تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر انھیں خریدے یا پڑھیگا جن میں فحش افسانے، عریاں تصویریں، اور ہیجانی "ادبیات" ہوں۔ پس ایسی گمراہی اور بدمزاقی کے زمانے میں اگر محدث جیسا خشک اور مذہبی رسالہ، عام مسلمانوں کے نزدیک مقبول ہوا ہے، تو ہمارے خیال میں اس کا سبب صرف اس کا بلاقیمت[۱] ہونا ہی نہیں ہے بلکہ دراصل اس میں اس کے مُوسّس اول محترم جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب مرحوم و مغفور کا خلوص، بے لوث ایثار، دین و مذہب کی خدمت کا حقیقی جذبہ۔ مسلمانوں کی اصلاح و فلاح کی سچی تڑپ، کارفرما ہے۔ اُسی مرحوم بزرگ کی نیک نیتی کا ثمرہ ہے کہ آج محدث اور کارپردازان محدث مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک محبوب ہیں۔ حالانکہ اس کے ایڈیٹر کو اپنی دوسری تعلیمی مشغولیتوں کے باعث اس میں دماغ سوزی کا بہت کم موقع ملتا ہے۔ یہ مرحوم کے خلوص ہی کی برکتیں ہیں کہ خدائے مسبب الاسباب نے ان کے پسماندگان میں جناب حاجی شیخ عبدالوہاب صاحب دام ظلہٗ کو خصوصیت کے ساتھ توفیق بخشی، جنھوں نے ان کی وہ تمام یادگاریں جوں کی توں قائم رکھیں جو ان کی ذات سے وابستہ تھیں۔ اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی رسالہ محدث بھی ہے جو آج پورے چھ سال تک آپ کی دینی خدمتیں انجام دینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی توفیق و نصرت کے بھروسہ پر آئندہ بھی اپنی اس سعادت کو جاری رکھنے کا وعدہ کرتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ اس کے صلے میں اس کے مرحوم بانی اور موجودہ مربّی کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ یہی اس کا شکریہ ہے۔

سہ ماہی امتحان

دار الحدیث رحمانیہ دہلی کی تعلیم شوال میں شروع ہو کر تقریباً تین مہینے کے بعد تمام طلبہ کا باقاعدہ امتحان لیا جاتا ہے تاکہ اس درمیان میں جو کچھ وہ پڑھ چکے ہیں ان پر دوبارہ نظر ڈالکر تازہ کرلیں۔ چنانچہ اس امتحان کی تیاری کے لئے طلبہ کو از ۲۱ تا ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۲ تا ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء چھٹی دیدی گئی۔ اس درمیان میں اساتذہ نے پرچے تیار کئے اور ۲۷ ذی الحجہ مطابق ۱۸ فروری سے باقاعدہ امتحان شروع ہو کر روزانہ تقریباً تین پرچوں کے حساب سے ۲۹ ذی الحجہ مطابق ۲۰ فروری کو ختم ہوا۔ دو روز کے بعد نتیجہ سنا دیا گیا۔ نتیجہ بحمد اللہ مجموعی حیثیت سے امید

[۱] چار آنے میں محدث جس حیثیت کا شائع ہوتا ہے اس کے لحاظ سے یہ اس کی قیمت نہیں کہی جاسکتی۔ منہ